اہلسنت وجماعت کے جلسوں کی نظامت کے لئے

نایاب تحفہ

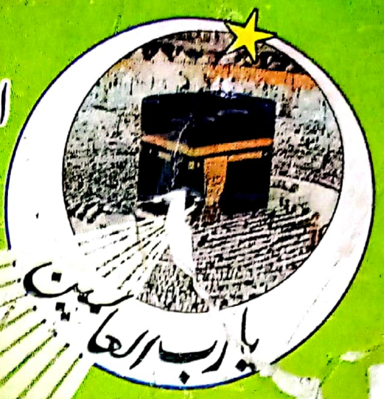

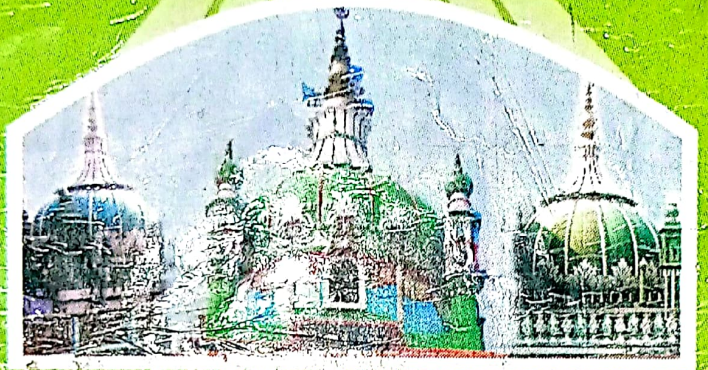

اندازِ نظامت

ANDAZ-E-NIZAMAT

مؤلف

عتیق احمد قدیری پیلی بھیتی

شائع کردہ: مکتبہ عثمانیہ قدیریہ محلہ شیر محمد، پیلی بھیت

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ
واٹسپ گروپ

MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے
www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

Downloaded By Madaarimedia.Com

اہلسنت و جماعت کے جلسوں کے لئیے نایاب تحفہ

اندازِ نظامت

مؤلف

عتیق احمد قدیری

ابن جناب رفیق احمد صاحب قدیری

نوگواں پکڑیا پیلی بھیت یوپی

﴿ محسن و کرم فرما ﴾

حضرت مولانا صوفی محمد عرفان میاں صاحب قبلہ قدیری

دامت برکاتہ القدسیہ پیلی بھیت شریف

شائع کردہ

مکتبہ عثمانیہ قدیریہ محلہ شیر محمد پیلی بھیت یوپی (انڈیا)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	**اندازِ نظامت**
مؤلف	عتیق احمد قدیری ابن جناب رفیق احمد صاحب قدیری
نام ناشر	مکتبہ عثمانیہ قدیریہ محلہ شیر محمد پیلی بھیت، یوپی
تعداد	ایک ہزار
قیمت	-/60 روپئے
اشاعت اوّل	اپریل ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ	محمد اطہر خاں 9319608197
طباعت	نوری پرنٹرس، بھورے خاں پیلی بھیت

ملنے کے پتے

۱۔ دربار سیّدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت یوپی.

۲۔ مولوی تبریز احمد صاحب قدیری شہر امام جامع مسجد و عیدگاہ، رمضان پورہ جانی پور جمّو.

۳۔ مدار بک ڈپو مکنپور شریف ضلع کانپور نگر یوپی.

۴۔ مدرسہ شاہ جی بصیرۃ الاسلام یاسین نگر نواب گنج بریلی.

Downloaded By Madaarimedia.Com

شرف انتساب

میں اس مختصر رسالے اندازِ نظامت کو مرشد محترم شیخ ا
لعرب وا لعجم حضور قبلۂ عالم علاّ مہ سیّد عبد الرّشید میاں
صاحب قبلہ دامت بر کا تہ' القدسیہ سے منسوب کرتا ہوں
جن کی نگاہِ کرم دارین کی سعادت کا ذریعہ اور جن کی
خاکِ پا میری آنکھوں کا سرمہ بنی جس کے سبب حق بینی و
حق گوئی کا جزبہ بیدار ہوا۔

سگِ در۔ عتیق احمد قدیری

Downloaded By Madaarimedia.Com

نوٹ

اندازِ نظامت میں جو القاب دیئے گئے ہیں نقیب حضرات انکو حسبِ مراتب علماء، شعراء، مشائخ کے لیۓ استعمال فرمائیں اور با عتبار اہلیت ہی منطبق فرمائیں ایسا نہ ہو کہ ہر کس و ناکس کے لیۓ بھاری بھرکم اور مقتدر علماء ،صوفیاء، شعراء کے لیۓ خفیف القاب استعمال کریں کہ یہ دیانت داری کے خلاف ہے۔ اُور ایکٹنگ لطیفے بازی کر کے اسباب تضحیک فراہم نہ کریں تعصّب وطرفداری سے بھی ہرگز کام نہ لیں کہ اس سے دینی جلسوں کا وقار مجروح ہوتا ہے۔

-مؤلف

Downloaded By Madaarimedia.Com

۷۸۶

۹۲

تقریظ بلیغ از حضرت مفتی محمد حسن میاں صاحب

قبلہ قدیری دامت برکاتہ القدسیہ پیلی بھیت شریف

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ امّا بعد

کسی بھی جلسۂ عام کی کامیابی کا سہرا جہاں ایک ماہر مقرر و خطیب کے ماتھے سجتا ہے وہاں یہ بھی ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ جلسہ کی توانائی اور سامعین کی بیداری برقرار رکھنے میں ایک اعلیٰ ناظم بذریعہ نظامت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ایک منجھا ہوا نقیب رُوحِ روانِ مجلس و محفل ہوتا ہے۔ بایں سبب عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی ایک ایسی تالیف کی جس میں نظامت کے جوہر، نقابت کے انداز تحریر ہوں۔ اس ضرورت کو حضرت علامہ مولانا قاری مفتی عتیق احمد صاحب قدیری نے محسوس کیا اور تشنگان کی تشنگی دور کرنے کے لئے انداز نظامت کی تالیف کا عظیم کام کیا۔ مولانا موصوف بڑی صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ جہاں ایک طرف آپ مسند درس پر بیٹھ کر تشنگان علوم کو شربت علم پلاتے ہیں تو دوسری جانب مجمع عام میں خطابت کے جوہر لٹاتے نظر آتے ہیں۔ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

خادم محمد حسن قدیری

محلّہ شیر محمد خانقاہ عثمانی قدیری، پیلی بھیت شریف

مورخہ ۲۱ مارچ ۲۰۱۳ء

۷۸٦

انمول الفاظ

از حضرت علّامہ مفتی سیّد نثار حسین میاں صاحب قبلہ

دامت برکاتہ القدسیہ سجّادہ نشین مکنپور شریف......

جلسوں کانفرنسوں کی نظامت باقاعدہ فن کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اب تک بازار میں اس فن کی بہت ساری کتب آ بھی چکی ہیں مگر زیادہ تر کتب ایک ہی نظریات پر مبنی ہیں جن میں خانقاہیت کا فقدان اور حنفیت سے بیزاری صاف نظر آتی ہے ضرورت تھی ایک ایسی کتاب کی جو خانقاہیت کی عکّاس اور حنفیت کی غمّاز ہو، پیشِ نظر کتاب اسی قبیل کی کامیاب کوشش ہے جس کا نام عزیزم مولوی عتیق احمد قدیری صاحب نے اندازِ نظامت رکھا ہے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سنّی حنفی خانقاہی نقباء حضرات کے لیٔے اس کتاب کو نفع بخش فرمائے آمین۔

سیّد نثار حسین جعفری مداری مکنپور شریف۔

۱۵/اپریل ۲۰۱۳ء

عرض مؤلف

قارئین کرام!

فنّی اعتبار سے یہ کوئی مکمل کتاب نہیں ہے۔ بلکہ سرکار اللہ ھو میاں کانفرنس کے موقع پر دارالعلوم الجامعۃ القدریہ پیلی بھیت شریف کے چند طلبہ کے اصرار پر مروجہ الفاظ و محاورات غیر مشہور مگر معیاری اشعار میں کانفرنس کی نظامت ترتیب دی تھی اسی کو کتابی شکل دے دی گئی ہے۔ حالانکہ اس فن سے ناواقفیت اور کسی جلسہ و کانفرنس میں باقاعدہ نظامت نہ کرنے کے سبب تجربہ کے فقدان کا احساس مجھے تھا اور ہے مگر چونکہ دربار شریف میں کسی باقاعدہ نقیب کا نہ ہونا بیرونی نقباء کی غیر معیاری غیر خانقاہی نقابت کے سبب ہمیشہ ایک فنکار نقیب کی کمی محسوس کی جاتی رہی ہے۔ بایں سبب سوچا کہ دارالعلوم کے طلبہ سے ہی نقابت کی خدمت لی جائے تو طلبہ نے خصوصاً عزیزم مولوی محمد تعظیم قدیری و مولوی محمد عمران قدیری، مولوی محمد شرافت قدیری سلّمھم نے نقابت کی آسانی کے لئے کچھ ہدایات تحریر کرنے کی مجھ سے درخواست کی تاکہ وقت نقابت معاون رہیں تو بندۂ ناچیز نے چند اوراق قرطاس پر کانفرنس میں شرکت فرمانے والے بیرونی شعراء و خطباء کی نقابت ترتیب دینے کی کوشش کی۔ عرس مقدس کے بعد چند مخلص احباب

خصوصاً حضرت مفتی محمد ارشاد صاحب قدیری نے مشورہ دیا کہ اس کو کچھ ضروری ترمیم واضافہ کے ساتھ طبع کرا دیا جائے تاکہ دیگر مبتدی متعلمین نقابت واہل ذوق اس سے یکساں استفادہ کرسکیں۔ خود بندۂ ناچیز نے بھی کئی جلسوں، کانفرنسوں میں محسوس کیا کہ نظامت جو کانفرنس اور جلسہ کی کامیابی کے عناصر کا مخصوص حصّہ ہے۔ غیر معیاری سطحی غیر ذمہ دارانہ اشعار، محاوروں اور نعروں پر مشتمل ہوتی ہے جو فرزندان اسلام واہل سنت وجماعت کی دینی وملی نشو ونما میں تخریبی محرکات پیدا کر کے معاشرے میں انتشار کا سبب بنتی ہے۔ شعوری اور غیر شعوری طور پر نقباء اس طرح کے جملے اور نعرے بول دیتے ہیں جو سامعین اور کبھی کبھی اہل اسٹیج کی سمع خراشی اور دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے مخلصین کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس مسودے کی اشاعت کا ارادہ کرلیا جس کا نام میں نے ''انداز نظامت'' رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنے محبوب علیہ الصلاۃ والسلام وغوث ومدار وخواجہ وشاہجی وجملہ پیران عظام کے طفیل قبول فرما کر اہل ذوق کے لئے نفع بخش فرمائے۔ آمین

عتیق احمد قدیری

☆ حمدِ پاک ☆

تیری حمد میں لب میں وا کر رہا ہوں
الٰہی میں تیری ثنا کر رہا ہوں

تری راہ میں جو بھی کوشش ہے یارب
ہو مقبول یہ التجا کر رہا ہوں

ترا نام لے کر تری یاد سے اب
میں دنیائے دل میں ضیا کر رہا ہوں

ہو تعلیم قرآن و سنّت کی گھر گھر
یہی آرزو یا خدا کر رہا ہوں

یہی میری معراج ہے زندگی کی
میں ذکرِ حبیبِ خدا کر رہا ہوں

وہ فرما دے اے کاش محشر میں مجھ سے
میں بخشش کی تجھ پر عطا کر رہا ہوں

بتوفیقِ رب اے عتیقِ قدیری
میں مدحِ شہِ کربلا کر رہا ہوں

نعتِ پاک

ہماری زندگی کیا خوبتر ہے
لکھا قسمت میں گر طیبہ نگر ہے
زمین و آسماں میں سب سے افضل
رسول پاک ہیں اور انکا در ہے
سفر ہے آخرت کا، ساتھ میرے
کوئی ساتھی ہے نہ زاد سفر ہے
بچانا حشر میں مجھ کو شہہ دیں
کہ عاصی ہوں عمل میرا صفر ہے
ذرا نجدی تو کر ٹکڑے قمر کے
اگر تو بھی نبی جیسا بشر ہے
یہ ہے عظمت حبیب کبریا کی
ہیں بند آنکھیں دو عالم کی خبر ہے
عتیقؔ قادری کی کیا حقیقت
یہ انکی پاک الفت کا ثمر ہے

منقبت

تمہاری منقبت جب بھی سنائی شاہ جی بابا
ہراک جانب سے مجھ کو داد آئی شاہ جی بابا
گھٹا کر جو بیاں کرتے ہیں عظمت آپکی واعظ
سمجھتے ہیں اسے فن کی بڑائی شاہ جی بابا
وہ جس در سے ہیں وابستہ حقیقت ہے کہ اس در نے
اسی دربار سے ہے بھیک پائی شاہ جی بابا
اویس قرن کی مستی، بلالِ حبش کی الفت
تمہاری ذات اقدس میں ہے پائی شاہ جی بابا
حقیقت معرفت کی اور طریقت کی شریعت کی
خدا نے آپ کو دی ہے سمائی شاہ جی بابا
مقدّر کا دھنی ہوں آپ کی نسبت سے اب میری
ہے دربار مدینہ تک رسائی شاہ جی بابا
نہ ہو کیوں ناز قسمت پر عتیقِ قادری اپنی
ملی جب آپ کے در کی گدائی شاہ جی بابا

٧٨٦
٩٢

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم امّا بعد!

حضرات! آج کی اس مقدس کانفرنس میں ہندوستان کے مشاہیر علماء، فضلاء، ادباء، دانشوران قوم وملت اور مشائخ کرام کی آمد آمد ہے، خطباء اہل سنت اپنے پر جوش ولولہ انگیز خطابات سے حرارت دینی میں اضافہ کر کے فرزندان توحید ورسالت کو دعوت عمل پیش کریں گے تو دوسری طرف تاجدار مدینہ علیہ الصلاۃ والسلام کی نعت خوانی اور اولیاء واصفیاء کی منقبت خوانی کرنے کی غرض سے ہندوستان کے وہ ثنا خواں جنکی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اور آواز کو سننے کے لئے لوگ بیچین رہتے ہیں انشاء اللہ وہ آج ہماری اس کانفرنس کی زینت بننے والے ہیں اور ہم ان کے دیدار سے فیضیاب ہونے والے ہیں۔

تو آیئے! حاضرین کرام کانفرنس کے آغاز کا وقت ہو چکا ہے مناسب وقت ہے مناسب وقت میں کانفرنس کا باقاعدہ آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے کرتے ہیں، وہ قرآن کریم جو سرچشمۂ ہدایت ہے جو منبع شریعت ہے محور طریقت ہے جو نوع انسانیت کی حیات کا فطری و خدائی آئین زندگی گزارنے کا لاثانی دستور، وقت بھی ہے سہانا اور کتنا ، پرنور تو آیئے ایسے ماحول میں قرآن کریم فرقان حمید کی تلاوت کے

لئے میں دعوت دے رہا ہوں ماہر تجوید و بیان قاری خوش الحان ساحرالانس والجان فصیح اللسان حضرت حافظ وقاری .... قبلہ کوتشریف لاکر تلاوت کلام ربّانی سے دلوں کوتابانی عطافرمائیں، ان اشعار کے ساتھ ۔

خوف وہراس فکر ثنا گر سے دور ہے
آغاز تیرے نام سے ربّ غفور ہے
ہر آیت قرآن ہے سرچشمۂ حیات
جس کی ضیاء سے چاند ستاروں میں نور ہے

یا پھر اس طرح کہوں ۔

شریعت ساز ہے ساز طریقت کی صدا ہے یہ
جسے قرآن کہئیے صوت سرمد کی ندا ہے یہ
ہراک سورت گلستاں ہے ہراک آیت ہے گلدستہ
ہر اک جملہ کلی ہے کتنی کلیوں سے سجا ہے یہ

آیئے نعرۂ تکبیر سے حضرت کا استقبال کرتے ہیں

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
نعرۂ غوثیت	یاغوث
دم مدار ۔	بیڑا پار

مسلک امام اعظم زندہ باد

؎ متاعِ کون و مکاں مرجعِ انام ہے یہ
جسے پیامِ خدا کہیئے وہ کلام ہے یہ
بجھی ہے بعض کی تورات اور زبور سے پیاس
مٹائی تشنگی سب کی وہ ایک جام ہے یہ

حضرت قاری صاحب قبلہ مائک پر۔

تلاوت

تلاوت کے بعد۔

جاں پاک ہوئی دل صاف ہوا، قرآں کی لطافت کیا کہیئے
ہر تلخ مصیبت دور ہوئی قرآں کی حلاوت کیا کہیئے

ایمان ملا اخلاق ملا قرآں کی بدولت عالم کو
شاہوں کے بھی آنسو بہہ نکلے قرآں کی خطابت کیا کہیئے

اک نور تو ہے قرآں کی ضیاء اک نور نبی ہے نور خدا
دونور ہوں جس کی قسمت میں اس قوم کی حالت کیا کہیئے

حضرات محترم! آپ نے قرآن کریم کی تلاوت سے آج اپنی سماعتوں کو سرفراز کیا جس کو پڑھنے اور سننے کو بار بار جی چاہتا ہے پھر بھی سیرابی

نہیں ہوتی ہے کہ ۔

پیتا رہتا ہوں روز و شب پھر بھی
جانے کیوں تشنگی سی رہتی ہے

تو محترم سامعین! قرآن کریم کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہو چکا ہے، لوگوں کا جمِ غفیر، عاشقوں کا ازدحام، چاہنے والوں کی بھیڑ، سامعین کی بے چینی، حاضرین کا اشتیاق، دیکھ کر ضروری سمجھتا ہوں کہ اب کسی بہترین ثنا خواں کو دعوت کلام دوں، تو آیئے نورانی ماحول میں، عرفانی آواز میں، وجدانی وقت میں، ایمانی الفاظ میں نعتِ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سننے کے لئے تیار ہو جایئے تو میں بلا تاخیر بلبلِ باغ مدینہ، عشقِ رسول سے مہکتا ہے جس کا سینہ، عندلیب ذی وقار، عاشقِ غوث و خواجہ و مدار عالی جناب .... کو دعوت کلام دے رہا ہوں کہ تشریف لا کر عشق و محبت کا منظوم نذرانۂ عقیدت پیش فرمائیں ۔

مدینے کی تقسیم خیرات ہوگی
ابھی ابر اٹھیگا برسات ہوگی

یہاں آج خواجہ بھی ہیں غوث بھی ہیں
نظر ہو تو سب سے ملاقات ہوگی

تو آیئے حضرت کا استقبال کرتے ہیں

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت　　　　　یارسول اللہ

فیضانِ اولیاء کرام　　　　زندہ باد

مسلک امام اعظم　　　　زندہ باد

مدحت شہہ کونین کی آسان نہیں ہے

آخر یہ زباں ہے کوئی قرآن نہیں ہے

اپنا سا بشر جو میرے آقا کو بتائے

انسان کی نظروں میں وہ انسان نہیں ہے

سرکار مجھے اپنا بتا دیں سر محشر

بس اس کے سوا کوئی بھی ارمان نہیں ہے

مدّاح خیرالانام مائک پر

اے غم دل بہار بن کے مجھے میکدے کی فضا پہ چھانے دے

مدتوں بعد مسکرایا ہوں آج جی بھر کے مسکرانے دے

نعت پاک کے بعد

ڈوبتی سانس کو ابھارا ہے، نبض گرتی ہوئی سنبھالی ہے

مئے کو ساغر میں ڈال کر ساقی، جان میں تو نے جان ڈالی ہے

حضرات! نبی کی نعت سننے کے بعد دریائے محبت کی موجوں میں طغیانی سطح عشق کی لہروں میں جولانی پیدا ہو چکی ہے تو منقبت غوث اعظم سے

متاع عشق میں مزید فراوانی پیدا کرنے کے لئے پھر ایک ثنا خواں تیار ہیں جنکا اسم گرامی محتاج تعارف نہیں تو میں عزیزم برادرم ....کو دعوت کلام دے رہا ہوں کہ تشریف لاکر ایمان میں تازگی، روح میں بالیدگی پیدا فرمائیں ان اشعار کے ساتھ ؎

مشکل میں اگر منھ سے یا غوث نکل جائے
بگڑی ہوئی حالت کا نقشہ ہی بدل جائے

یہ میرا عقیدہ ہے دنیا میں کہیں کوئی
یا غوث اگر کہہ دے گرتا ہو سنبھل جائے

میں قادری سنّی ہوں میں اشرفی شیری ہوں
کیوں نام میرا سن کر باطل نہ دہل جائے

تو حضرت کا استقبال کرتے ہیں۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
نعرۂ غوثیت	یاغوث
مسلک امام اعظم	زندہ باد

؎ یہاں نگاہ سے ساغر پلائے جاتے ہیں
یہاں تو ظرف خودی آزمائے جاتے ہیں

یہاں نظر کا جھکانا ہے بے محل اے دوست
یہ میکدہ ہے یہاں دل جھکائے جاتے ہیں

حضرت قبلہ مائک پر۔

منقبت شریف کے بعد۔

گردشیں بھی ہٹ بچ کر مجھ سے اب گزرتی ہیں
مہربانیاں ان کی کتنے کام کرتی ہیں
اب ہماری کشتی کو غم نہیں ہے طوفاں کا
نام غوثِ اعظم سے کشتیاں ابھرتی ہیں

قابل قدر دوستو بزرگو! تاجدار بغداد پیر لاثانی قطب ربّانی شہباز لامکانی پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کی منقبت شریف سننے کے بعد ماحول کو گرماتے ہیں، مزاج چیلنج کرتے ہیں اور ایک پر مغز خطاب سنتے ہیں اس خدمت کے لئے میں نے جس خطیب کا انتخاب کیا ہے وہ مقرّر لاجواب عزّت مآب حضرت علامہ مولانا قاری .... صاحب قبلہ مدظلہ العالی و النورانی ہیں۔ میں حضرت کی بارگاہ میں التماس کرتا ہوں کہ تشریف لاکر حاضرین کے قلوب کو منوّر فرمائیں۔ ان اشعار کے ساتھ۔

سمجھ میں صاف آجائے فصاحت اس کو کہتے ہیں
اثر ہو سننے والے پر بلاغت اس کو کہتے ہیں

جو دل میں ڈوب نہ جائے وہ گفتگو کیا ہے
جو چھا نہ جائے وہ پیغامِ آرزو کیا ہے

تو آیئے حضرت کا استقبال بلند آواز سے کریں۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
نعرۂ غوثیت	یاغوث
مسلک امام اعظم	زندہ باد

؎ جگر میں چٹکیاں لیتی ہے ہر طرز فغاں میری
کہاں سے لائیگی بلبل دہن میرا، زباں میری

یوں عام زمانے میں کرو پیار کی باتیں
بچوں کو سکھاؤ مرے سرکار کی باتیں

کچھ اس کے علاوہ مجھے اچھا نہیں لگتا
دل کہتا ہے کرتے رہو سرکار کی باتیں

اللہ کی رحمت کی وہاں ہوتی ہے بارش
ہوتی ہیں جہاں احمدِ مختار کی باتیں

خطابت کے بعد ؎

مدّت کی دعاؤں کو اثر آج ملا ہے
تاریک تھی شب نور سحر آج ملا ہے

اے دامنِ سرکار انہیں ڈھانپ لے بڑھکر
کچھ بہکے ہوؤں کو ترا در آج ملا ہے

احباب کرام! پھر ضرورت ہے بلبل کی چہکتی آواز کی جو ضامن ہو عشق کے راز و نیاز کی تو سنتے ہیں ہندوستان کے مشہور ثنا خواں کو کہ جس کی آواز کو سننے کے لئے نوا سنجانِ گلشن اور والیانِ چمن بھی بیقرار رہتے ہیں، جس کی آواز میں آبشاروں کا راگ، جھیلوں کی دھن، جھرنوں کا ساز موجود ہے میں اس عظیم ثنا خواں کو دعوت دے رہا ہوں کہ جن کو............کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ان اشعار کا سہارا لے کر ۔

کبھی زمیں پہ کبھی تا بہ کہکشاں پہنچی
نظر تلاش میں تیری کہاں کہاں پہنچی

تمہاری ذات سے اس کا عجب تعلق ہے
تمہیں کو پایا نظر نے جہاں جہاں پہنچی

میری نظر کو چاہی نہیں تمہارے سوا
اگرچہ لاکھ حسینوں کے درمیاں پہنچی

ہاتھوں کو بلند کر کے، بلند آواز میں نعرہ لگا کر استقبال کیجئے۔

نعرۂ تکبیر............اللہ اکبر

نعرۂ رسالت......یارسول اللہ

نعرۂ غوثیت ...... یا غوث

فیضانِ غریب نواز...... زندہ باد

سنا مغنی مجھے وہ نغمہ کہ جھوم جائے شباب تیرا
اگر ذرا بھی کیا تکلف تو چھین لونگا رباب تیرا

اس لئے کہ ؎

پروانے آہی جائیں گے کھنچ کر بہ جبرِ عشق
محفل میں صرف شمع جلانے کی دیر ہے

یا پھر یوں کہوں ؎

عشقِ نبی کی شمع جلا کر تو دیکھئے
ممکن نہیں چراغ جلے روشنی نہ ہو

مائک پر شاعرِ اسلام مدّاح خیر الانام
نعت یا منقبت کے بعد ؎

نبی کا ذکر کروں تو زباں خوشبو دے
جہاں ہو ذکر نبی وہ مکان خوشبو دے

نصیب ہو جو پسینہ شہہ دو عالم کا
تو ایک فرد نہیں خاندان خوشبو دے

تو مسکرا دے تو ساری فضا مہک اٹھے
تو بول دے تو یہ سارا جہان خوشبو دے

حضرات محترم! جب میں ان ثنا خوان مدینہ کو سنتا ہوں تو میرے دل میں یہی امنگ انگڑائیاں لینے لگتی ہے کہ۔

الٰہی توفیقِ نعت دے دے نبی کی نعتیں کہا کروں میں
یہ آرزو ہے کہ مصطفیٰ کی ہمیشہ مدح و ثنا کروں میں
سدا وظیفہ رہے یہ اپنا رہے یہی شغل زندگی کا
نبی کی نعتیں پڑھا کروں میں نبی کی نعتیں سنا کروں میں

کرم فرما حاضرین کرام! محفل عروج پر ہے موسم خوشگوار ہے تاروں کی چمک، پھولوں کی مہک، غنچوں کی چٹک اور یہ وجدانی سماں کانفرنس کی کامیابی کی گواہی دے رہے ہیں تو آیئے ایسے اہم موقع پر مفکر اسلام مجاہد دوراں قوم کا عظیم دانشور، ملت کا سرمایہ، سوداگرانِ دین کے لئے کھلی شمشیر، مسلک امام اعظم کا علمبردار، شاہجی میاں حضور کا شاہکار حاضر باشِ دربار جنکا اسم گرامی ہے مولانا حافظ............ اس عظیم شخصیت کی بارگاہ میں مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ تشریف لاکر اپنے دیدار و کلام سے سرفراز فرمائیں۔

کون کہتا ہے کہ طوفانوں سے گھبراتا ہوں میں
نام لیکر آپ کا گزرا چلا جاتا ہوں میں
خائف نہیں ہوں ہرگز میں راہ پرخطر سے
منزل کا راز میں نے پوچھا ہے راہبر سے

کیا جانے کوئی ناصح اس رند کی حقیقت
ہر روز جامِ عرفاں پیتا ہو جو نظر سے

حضرت کا پرزور استقبال کریں

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ
مسلک امام اعظم	زندہ باد

میکدہ ہو جائیگا ویران گر ہم اٹھ گئے
کیا سمجھتا ہے ہمیں ہیں زینت میخانہ ہم

ہم کو اے خاک کے ذرات سمجھنے والو
غور سے دیکھو ذرا شمس و قمر ہیں ہم لوگ

اے شیشہ گرو کانچ کی دیوار نہ سمجھو
تم سنگ بداماں تو کوہسار ہیں ہم لوگ

قوم کا مفکّر مائک پر

خطاب کے بعد

پہرے لگے ہوئے ہیں میرے غرض حال پر
میں لب کشا ہوں یہ ہے بڑی بات ان دنوں

ظلم سے تنگ جب آجاتے ہیں احقر مظلوم
تب سوالات و جوابات بدل جاتے ہیں

رات کا بھیگا پن اور خاموشی اور خاموشی میں عاشقوں کا عظیم اجتماع اور اس اجتماع میں غلاموں کا اپنے آقاؤں کی تعریف سن کر تڑپنا، مچلنا، درود پڑھنا یقیناً بارگاہ الٰہی میں مقبولیت کا شاہد ہے، جہاں ایک طرف لوگ شراب و شباب کی محفلوں، نائٹ کلبوں، تھیٹروں اور فارم ہاؤسیز میں عیاشیوں میں مبتلا ہونگے جنکی شیطانیت پر شیطان خود سر دھن رہا ہوگا۔ تو دوسری طرف سرکار کے دیوانے اپنے تن من دھن سے سرکار کی غلامی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے اتنی رات گئے پوری زندگی کے ساتھ بندگی و نیاز مندی کے ساتھ تصور کی دنیا سجا کر اپنے آقا کے دربار میں حاضر ہیں اور گویا عرض کر رہے ہیں۔

کوئی ہے شمع کا عاشق کوئی گل کا فدائی ہے
مگر میرے محمد پر فدا ساری خدائی ہے
حضور آ جائیے محفل میں تشنہ دید بیٹھے ہیں
بڑے ارماں سے ہم نے آپکی محفل سجائی ہے

تو ایسے مقبول وقت میں ایک محبوب شاعر اور ثنا خواں کو دعوت دی جائے جسکی فکر میں کوہ ہمالہ کی بلندی اور شعور میں سمندر کی گہرائی جسکے الفاظ میں چاند کی چمک اور ترنم میں گلوں کی مہک اور آواز میں بلبل کی کھنک

سن کر ہر کوئی یہی کہتا ہے ؎

اب دیر نہ کر للہ تو ہم کو پلا ساقی
کچھ پیاس بجھا ساقی، کچھ دل کو جلا ساقی
ہیں رندا بھی تشنہ چھائی ہے گھٹا ساقی
بدنام نہ ہو جائے میخانہ ترا ساقی

یا پھر اس طرح عرض کروں ؎

پھولوں کو مہک کلیوں کو رنگت نہ ملے گی
جب تک چمنِ طیبہ کی نسبت نہ ملے گی
اے عظمتِ سرکار کے منکر یہ سمجھ لے
سرکار نہ چاہیں گے تو جنت نہ ملے گی

تو آیئے نعتِ نبی کی عطر بیزی سے دل و جگر مہکاتے ہیں، اور عندلیب طیبہ کا پر جوش استقبال کرتے ہیں

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ
عظمت امام اعظم	زندہ باد
فیضان اہل بیت	زندہ باد

ثریٰ سے آسماں تک ہے مکاں سے لامکاں تک ہے ؎

کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے

وہاں تک سونگھ لیتا ہے وہ خوشبوان کے گیسو کی

خداشاہد ہے قوّت شامہ جسکی جہاں تک ہے

ہر دلعزیز ثناخوان مائک پر

بعد میں نبی کے عشق میں جو صبح وشام کرتا ہے

دیارِ عشق میں پیدا مقام کرتا ہے

انگوٹھے چومنا میلاد مصطفیٰ کرنا

نبی کا چاہنے والا یہ کام کرتا ہے

جو احترامِ نبی کا مزاج رکھتا ہے

نبی کی آل کا وہ احترام کرتا ہے

زمانہ بڑا پر آشوب ہے دور پرفتن ہے زمانے کی نیرنگی کہیئے کہ جو حاکم تھے محکوم بن گئے آقا تھے غلام بنا لئے گئے۔ ننگے پاؤں ننگے بدن والیان چمن ہو گئے تخت وتاج والے فرش زمین پر آگئے، نام ور تھے بدنام ہو گئے، آقا کی غلامی کیا چھوڑی زمانے کے غلام ہو گئے، رب سے ڈرنے کا احساس ختم ہو گیا تو سب سے ڈرنے لگے تعلیم قرآن ترک کی درس رسول فراموش کیا زمانے نے ہم کو فراموش کر دیا ملت کی ڈوبتی بنض کو سہارا دینے پژمردہ روح میں ایمانی حرارت پیدا کرنے کے لئے ایک ایسی شخصیت کی بارگاہ میں بصد خلوص دعوت دینے چلیں جو قرآن کا عالم

ہی نہیں بلکہ عامل بھی ہے، مسند حدیث کا مدرس بھی شہسوار کرسی خطابت بھی اور مصلح قوم وملت بھی قوم کا درد جس کے سینے میں ہے، ملت کے انتشار کا غم جس کے چہرے سے نمایاں، جس نے قوم کے اتحاد کا بیڑا اٹھایا ہے خانقاہیت کا جو سرمایہ ہے تو آیئے نازش فکروفن، ماہر شعروسخن، استاد زمن حضرت قبلہ حافظ وقاری مفتی.................کو دعوتِ نوازش کرم دے رہا ہوں کہ حضرت تشریف لاکر اپنے چہرے کی زیارت اپنے کلام کی حلاوت سے سامعین کی روحانی تشنگی سے سیرابی عطا فرمائیں۔

ان اشعار کے حوالے سے۔

ترا جمال نگاہوں میں لے کے اٹھا ہوں
نکھر گئی ہے فضا تیرے پیرہن کی سی
نسیم تیرے شبستاں سے ہو کے آئی ہے
مری سحر میں مہک ہے ترے سخن کی سی

☆

اک جام آخری تو پینا ہے اور ساقی
اب دست شوق کانپے یا پاؤں لڑکھڑائے

یا پھر اس طرح بولوں۔

نہ بادہ، نہ صراحی، نہ دورِ پیمانہ
فقط نگاہ سے رنگیں ہے بزمِ میخانہ

لو آ گئے ہیں بزم میں مینا بدوش وہ

ہر ہر قدم پہ جام لٹانے کا وقت ہے

تو آیئے نائب رسول محبؒ اہل بیت رسول کا زوردار نعرہ لگا کر استقبال کرتے ہیں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

نعرۂ مرشد اللہ ہو

تقلید امام اعظم زندہ باد

؎ فرازِ دار پہ رکھتے چلو سروں کے چراغ

جہاں تلک یہ ستم کی سیاہ رات چلے

قدم قدم پہ نشیب و فراز ملتے ہیں

رہِ حیات میں انسان بہ احتیاط چلے

حضرت قبلہ مفتی صاحب

مائک پر

؎ غبار راہ کو لے جاؤ آسمانوں تک

یہ اہل عزم کا تحفہ ہے کہکشاں کے لئے

بعد میں ؎

کفار ستمگر ہیں ستم کرتے رہیں گے
رحمت ہیں نبی سب پہ کرم کرتے رہیں گے
جب تک ہے سکت باقی زبانوں میں قدیریؔ
ہم ذکر شہنشاہِ امم کرتے رہیں گے

عقیدت مندانِ اولیاء کرام! حاضرین ذوی الاحترام! صنفِ نعت فنِّ شاعری میں بڑی مشکل صنف ہے جس کا حق ادا کر پانا بڑا دشوار ہے لیکن جن کو ربّ کائنات فکر و شعور کی نعمت عشق و محبت کی دولت سے نوازتا ہے تو بڑی آسانی سے وہ الفاظ کے موتی عقیدت کی لڑیوں میں پرو کر عشّاق کے گلے کا ہار بناتے ہیں، جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

سیاہی ہو جو زمزم کی، قلم جبریل کا پر ہو
مری نعت مقدس کیوں نہ ہر شاعر سے بہتر ہو
سوا نیزے پہ یا رب جس گھڑی خورشیدِ محشر ہو
محمد مصطفیٰ کا دست رحمت سب کے سر پر ہو
حبیب آقا کے باعث فکر کی معراج تو دیکھو
ابھی فرشِ زمیں پر تھے ابھی عرشِ علا پر ہو

تو پھر چلیئے حضرات! عشق کی وارفتگی، محبت کی چاشنی، لہجہ کی شگفتگی، تکلّم کی شائستگی، ترنّم کی دلکشی، چہرہ کی سنجیدگی جب اتنے اوصاف ملتے ہیں تو ایک شخصیت کا سراپا ابھر کر آتا ہے جسے دنیاء ادب قاری .... کے نام

سے جانتی ہے میں ان سے ملتمس ہوں کہ تشریف لاکر کلام نایاب سے محفوظ فرمائیں۔ چند اشعار کا سہارا لیتا ہوں۔

یوں گنہگاروں پہ رحمت کی گھٹا چھائی کہ بس
دامن سرکار کی ایسی ہوا آئی کہ بس

نام طوفاں میں لیا جب آمنہ کے لال کا
میری کشتی ڈوب کر ایسی نکل آئی کہ بس

سارا عالم کہہ رہا ہے مجھ کو مدّاح رسول
مہر مجھ پر مہرِ حق نے ایسی فرمائی کہ بس

جیسا شاعر ویسا ہی استقبال ہونا چاہیے ہاتھوں کو فضاؤں میں بلند کر کے نعرہ لگائیے

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ
عظمتِ امامِ اعظم	زندہ باد
فیضان اہل بیت	زندہ باد

اوروں کو عطا کر دے یہ ساغر و مینا
آنکھوں سے پلا ساقی گر تجھ کو پلانا ہے

میں تو جب مانوں کہ بھر دے ساغرِ ہر خاص و عام
یوں تو جو آیا وہی پیرِ مغاں بنتا گیا

اس لیئے کہ۔

دل دیکھ رہے ہیں نہ جگر دیکھ رہے ہیں
ہم آپکا اندازِ نظر دیکھ رہے ہیں
اک میں ہوں کہ ان کی ہی طرف دیکھ رہا ہوں
اک وہ ہیں خدا جانے کدھر دیکھ رہے ہیں
تصور عرش پر ہے اور سر ہے پائے ساقی پر
غرض کچھ اور ہی دھن میں یہاں میخار بیٹھے

فکر شعور کا عظیم شاعر مائک پر

بعد میں۔

نور ونکہت میں ڈوبی ہوئی رات ہے
رفعتِ مصطفیٰ تیری کیا بات ہے
ان کے رخسار سے ہے بھرم صبح کا
زلف کی ان کے مرہون ہر رات ہے

کرم نواز سامعین کرام! ہمارے درمیان ایک بڑی معتبر ومنفرد شخصیت موجود ہے علماء اہل سنت ومفتیان قوم وملت کے درمیان جب تک ان کا نام نہ لیا جائے تو اصلاح معاشرہ کا باب ادھورا رہ جائیگا۔ ان کی نگاہیں پلکوں کے دریچوں سے نکل کر مجھے یہ حکم دے رہی ہیں کہ۔

ہم بھی میکش ہیں مگر آج یہ کیا ہوتا ہے
جام اوروں ہی کو محفل میں عطا ہوتا ہے
کہیں ساغر لبالب ہے، کہیں خالی پیالے ہیں
یہ کیسا دور ہے ساقی، یہ کیا تقسیم ہے ساقی

تو بڑی معذرت کے ساتھ حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری مفتی ....صاحب قبلہ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کرتا ہوں کہ حضرت اپنی ناصحانہ ہمدردانہ، دردمندانہ والہانہ، فکر و شعور سے لبریز بے حد معنیٰ خیز خطاب سے دختران قوم وملت وفرزندان اسلام کو پیغام دے کر سرفراز فرمائیں۔ان اشعار کے حوالے سے۔

ٹوٹے ہوئے مرقد بھی ذرا دیکھ لے چل کے
تنہائی میں نقشے نہ بنا تاج محل کے

☆

حق سے الفت بھی ہے آدمی کو بہت
بات حق کی کہو تو لڑائی کرے

☆

ضمیر زر کے ترازو میں تُل رہے ہیں یہاں
کہاں کا زہد و تقدس کہاں کا علم و ہنر

تو مل کر نعرہائے تکبیر و رسالت سے مفتی صاحب کا ستقبال کریں

نعرۂ تکبیر　　　اللہ اکبر

نعرۂ رسالت　　　یارسول اللہ

فیضان صابر پاک　　　زندہ باد

عظمت امام اعظم　　　زندہ باد

ناصحہ کرمت نصیحت دل مرا گھبرائے ہے
دشمن اسکو جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

لیکن میں پھر کہتا ہوں ؎

پاس آ دل کے محبت کا خزینہ لے جا
آج اس بزم سے جینے کا قرینہ لے جا

اس لئے کہ ؎

دردِ دل، پاسِ وفا، جذبۂ ایماں ہونا
آدمیت ہے یہی اور یہی انساں ہونا

مفتی صاحب قبلہ مائک پر

بعد میں ؎

ہم کو شکستہ پھول بھی افسردہ تر ملے
لب پر ہنسی تو سینے میں داغ جگر ملے

☆

یہ کون دل کے اندھیروں سے شام ہوتے ہی
چراغ لے کے گزرتا دکھائی دیتا ہے

عزیزان من! نعت ربّ کائنات کی نعمتوں کی تشہیر ہے نعت گوئی زبان کو بے ہودہ گوئی سے محفوظ رکھنے کی اعلیٰ تدبیر ہے نماز انسان کو بے شک بے حیائیوں اور بری باتوں سے روکتی ہے، نعت بد عقیدگی کی لعنتوں سے بچا کر حریم دل کی پاسبانی کرتی ہے۔ قرآن کی تلاوت دلوں کی زنگ دور کرتی ہے تو نعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشق و محبت کا رنگ چڑھا کر آئینۂ ایمان کو مصقل کرتی ہے۔ نعت بارگاہِ مصطفیٰ میں خراج عقیدت ہے تو دوسری طرف تحدیث نعمت ہے ہاں تو اس وقت سامعین کے مزاج کی حفاظت کے لئے نعت خواں کی پھر ضرورت ہے جس سے غمزدہ دلوں کو راحت ہے جس کے چہرے پر متانت ہے باعث ثواب جن کے چہرے کی زیارت ہے جن کا اسم گرامی حضرت قبلہ سید............ ہے، ان کی بارگاہ میں بصد خلوص دعوت التفات دینے جارہا ہوں ان التجاؤں کے ساتھ۔

اے میرے سرکار مجھ کو رکھنا برائیوں سے بچا بچا کے
نہ کر دے گمراہ یہ زمانہ سہانے سپنے دکھا دکھا کے
کرم سے ان کے بعید کیا ہے ہمارا سویا نصیب جاگے
کہ جس کو سرکار چاہتے ہیں نوازتے ہیں بلا بلا کے

یا پھر اس طرح کہا جائے۔

چمن حیات کا وہ پر بہار کرتے ہیں
جو جان و مال نبی پر نثار کرتے ہیں

ہر ایک سانس کو وہ مشکبار کرتے ہیں
نبی کے ذکر کو جو بار بار کرتے ہیں

ہماری صبح حسیں ہے ہماری شام حسیں
کہ ذکر زلف و رُخ نو بہار کرتے ہیں

یہ کون آیا بزمِ گل دیا سمن میں
کہ شادابیاں جاگ اٹھیں چمن میں

تو پھر تیار ہو جایئے اس عظیم فن کار کا استقبال کرنے کے لئے

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
نعرۂ غوثیت	یاغوث
فیضان مخدوم اشرف	زندہ باد
عظمت امام اعظم	زندہ باد

کہتا ہے نور والے کو اپنا سا آدمی
کس درجہ گر گیا ہے یہ مٹی کا آدمی

ہوتا اگر نہ چہرۂ سرکار سامنے
کتنا اندھیری قبر میں گھبراتا آدمی

عندلیب باغِ شاہجی مائک پر

بعد میں ؎

گریباں چاک ہے گل، بوستاں میں
اثر کتنا ہے بلبل کی فغاں میں

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

کیا کہہ کے عندلیب چمن سے نکل گئی
کیا سن لیا گلوں نے کہ رنگت بدل گئی

رفیقان بزم اہلیان محفل! لوگ محفل میں جوق در جوق آتے رہے کانفرنس کی زینت میں اضافہ ہوتا رہا عشاق رسول، رسول اور آل رسول کے نام پر نائبین رسول کو سننے رتھے نذرانۂ عقیدت پیش فرما کر اسلامی اخوت ومحبت کا مظاہرہ کرتے رہے اب کانفرنس اپنی رفعت و شوکت کے ساتھ رواں دواں ہے اور آخری مرحلے میں داخل ہونے جا رہی ہے جو وقت یقیناً اصفیاء کے نزدیک مقبولیت اعمال اور استیجاب دعا کا وقت ہے اب میں بلا کسی تاخیر وتمہید کے ذات باوقار جامع معقولات ومنقولات شمس الخطباء رئیس الاصفیاء سید الفصحاء فخر البلغاء زینت بزم

اولیا غوّاص بحر الاتقیاء وارث سلسہ شیر یہ سراج الاطبّاء آل علی مرتضی غوث وخواجہ کے منظور نظر صابر وشاہجی کے نور بصر مصلح دور جدید حضرت قبلہ سید...................... کی بارگاہ میں دعوت فیض دینے جارہا ہوں کہ جن کی خطابت کا ہر ہر لفظ فصاحت کے سمندر میں غوطہ لگا کر بلاغت کا جامہ پہن کر عقیدت کی خوشبو بسا کر نصیحت کا غازہ لگا کر زبان فیض ترجمان کا لمس حاصل کر کے لبہائے اسرار ورموز کے حجابات سے نکل کر جب فرزندان توحید کی سماعتوں کو ہمکنار کرتا ہے تو فضائے محفل تو کیا مردہ ضمیر زندہ ہو اٹھتے ہیں اور نسیم بسمل روحانیت تبسم ریز ہو جاتی ہے اور ہر کوئی بہ زبان حال کہتا ہے ۔

ہے تیرے عطر بوئے گلستاں سے مست گل
گل سے چمن چمن سے صبا اور صبا سے ہم
وہ آنکھ اٹھے تو برس جائے کیف میخانہ
وہ لب کھلیں تو بکھر جائے نغمہ ہائے حرم

یا پھر اس طرح کہا جائے ۔

یہ کیوں کہوں کہ اور کوئی بھی حسین نہیں
لیکن ترا جواب خدا کی قسم نہیں
اک بار گر چکا جو تمہاری نگاہ سے
دونوں جہاں میں اس کا ٹھکانہ کہیں نہیں

اے دل! حریم دوست اک ایسا مقام ہے
ترک ادب جو ہو تو ٹھکانہ کہیں نہیں

تو سراپا ادب بن کر استقبال کیجئے

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
نعرۂ حنفیت	یا امام اعظم
مسلک امام اعظم	زندہ باد

ے
جب بھی مائل بہ کرم ان کی نظر ہوتی ہے
گردشِ وقت میرے زیرِ اثر ہوتی ہے
چاند تاروں پہ ٹھہر جائے نظر کیا معنیٰ
اہل عرفاں کی سرِ عرش نظر ہوتی ہے

حضرت مائک پر تشریف لا رہے ہیں۔

صبا اٹھکھیلیاں کرتی ہے غنچے مسکراتے ہیں
بہار آئی ہے گلشن میں کہ وہ تشریف لاتے ہیں

بعد میں۔

بے خودی شوق میں یہ کیا نظر آنے لگا
ہر طرف ہی یار کا جلوہ نظر آنے لگا

اللہ اللہ یہ تری رنگینیٔ حسن بیان
سارے عالم میں تو ہی یکتا نظر آنے لگا
جس کو لفظوں سے پلا دی ساقیا تو نے وہی
بے نیاز و ساغر و مینا نظر آنے لگا

☆

نظر نواز نظاروں میں جی نہیں لگتا
وہ کیا گئے کہ بہاروں میں جی نہیں لگتا

مقتدر حضرات! میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپکی نگاہیں پھر کسی ثناخواں کے در دولت پر دستک دے رہی ہیں اور بزبان حال گویا ہیں کہ ۔

نہ مہر و ماہ نہ کسی دلربا کی بات کرو
ہمارے سامنے شمس الضحیٰ کی بات کرو

نہ ابر باراں نہ کالی گھٹا کی بات کرو
رخِ حبیب پہ زلف دوتا کی بات کرو

تو حضرات! میں ہندوستان کے اس عظیم ثناخواں کو دعوت تکلم دے رہا ہوں جو عشق ووفا کا پیکر، آواز کا جادوگر، ملت کا سخنور، غلام شافع محشر، حضرت .... صاحب قبلہ کے نام سے موسوم ہیں، جناب کی بارگاہ میں التماس ہے کہ تشریف لاکر اس مقدس بزم کی نورانی فضاؤں میں آل رسول کی عظمتوں کا ترانا سنا کر بارگاہ حسینی میں خراج عقیدت پیش فرمائیں۔ ان اشعار کے ساتھ کہ ۔

محبوب کبریا کا جو لطف کرم نہ ہو
اک حرف نعت پاک کا ہم سے رقم نہ ہو

بے شک وہ بدنصیب بڑا بدنصیب ہے
ہو تذکرہ حسین کا اور آنکھ نم نہ ہو

عشقِ رسولِ پاک ہے سرمایۂ حیات
اس کے بغیر صاحب ایماں نہ رہو گے

دامانِ اہل بیت اگر ہاتھ سے چھوٹا
سنّی تو بڑی بات مسلماں نہ رہو گے

تو نعرۂ تکبیر سے استقبال کیجئے

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
شہید اعظم	یاحسین
فیضان اہل بیت	زندہ باد

شبیر جن پہ شان امامت کو ناز ہے
ایمان کو وفا کو صداقت کو ناز ہے

سجدے میں سر کٹایا ہے ایسے وقار سے
ابنِ علی پہ رسمِ شہادت کو ناز ہے

حضرت مائک پر

بعد میں ۔

نہ چھیڑ ان کے تصور میں اے بہار مجھے
کہ بوئے گل بھی ہے اس وقت ناگوار مجھے

کرم نواز سامعین کرام! آج کی اس مقدس کانفرنس اور جشن میں مشائخ کرام اور علماء اسلام شعراء ذوی الاحترام کی وہ جماعت موجود ہے جن کے کلام کی سماعت اور چہرے کی زیارت بفرمان نبی عبادت ہے اسی جماعت میں ایک شخصیت ایسی بھی ہے جس کا اسم گرامی سن کر اغیار کی صفوں میں کھلبلی مچ جاتی ہے جس کی ہیبت سے نئے پرانے غیر مقلد تھرّانے لگتے ہیں جس کی آواز کو شہروں کی فصلیں اور صوبوں کی سرحدیں نہیں روکتیں اب اس خطیب کو بلانے کا وقت آگیا ہے ۔

شباب آیا غمِ دل کے جواں ہونے کا وقت آیا
سلگتی آگ کے شعلہ فشاں ہونے کا وقت آیا
امنگوں کے مچل کر بیکراں ہونے کا وقت آیا
شگوفوں کے چٹک کر گلستاں ہونے کا وقت آیا

تو سنیئے وہ مقرر جہاں ایک طرف اردو عربی ادب کا ماہر ہے تو دوسری طرف عصری علوم سے آراستہ بھی نوازشات شاہجی کی جس پر جھما جھم بارش ہو رہی ہے سنیت کا علم بلند کر کے حنفیت کا پیغام گھر گھر پہنچانا جس کا محبوب مشغلہ ہے ۔

فقیہ اعظم فقیہ عالم، امام اعظم ابوحنیفہ

ہر اہل دل کیلئے مکرّم امام اعظم ابوحنیفہ

ترے فدائی ہیں اہل سنت ہیں تیرے مدّاح اہل جنّت

ہیں تیرے پیرو تمام منعم امام اعظم ابوحنیفہ

قدیریؔ مسلک ہے میرا حنفی جدید مسلک سے مجھکو نفرت

ہے میرا مسلک امام اعظم امام اعظم ابوحنیفہ

تو آیئے حضرات! ناشر مسلک امام اعظم فخر العلماء رئیس الخطباء حضرت علامہ مولانا قاری .... صاحب کو بڑی جسارت کے ساتھ دعوت دینے کی ہمت کررہا ہوں ان دعائیہ اشعار کے ساتھ ۔

طفیل مصطفیٰ یارب ہمیں ایماں کی دولت دے

محمد مصطفیٰ شاہِ دو عالم کی محبت دے

خداوندا! امام بوحنیفہ کے وسیلے سے

سبھی گمراہ فرقوں کو صراطِ اہل سنت دے

مقرر عظیم کا استقبال کیجئے

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

مسلک امام اعظم زندہ باد دم مدار بیڑا پار

پھر میرے جذبات پر پھولوں کی بارش کیجئے
پھر لبِ رنگیں نوا سے گل فشاں ہو جایئے

حضرت مائک پر بعد میں۔

بیاں کس منہ سے ہو استاد کی شیریں کلامی کا
زباں پر اپنی اب تک لذّت تقریر پھرتی ہے

شباب پر محفل ہے، محفل پر شباب ہے کانفرنس کا ہر خطیب شاعر لاجواب ہے اور لوگوں کی تعداد بھی بے حساب ہے تو آیئے شہنشاہ خطابت فخر صحافت اسلاف کی وراثت جن کے خطاب میں الفاظ کی نزاکت، معانی کی لطافت اردو زبان و بیان کی ضمانت، عقیدے کی حفاظت، سنیت کی حمایت، ملے گی جن کا اسم گرامی مفتی شاہ ....قبلہ مدظلہ العالی ہے میں حضرت کی بارگاہ میں دست بستہ عرض گزار ہوں کہ اپنی خطابت کے جوہر دکھائیں اور اہل جلسہ کو شادماں فرمائیں۔

خوشی کی بات کرتا ہے نہ غم کی بات کرتا ہے
ترا دیوانہ تو تیرے کرم کی بات کرتا ہے
ہمیں اس کے کرم پر بھی گماں ہوتا ہے یہ یکسر
خدا جانے ستم گر کیوں کرم کی بات کرتا ہے

قاتل سے درد دل کی دوا مانگ رہے ہیں
یہ دیکھئے پتھر سے وفا مانگ رہے ہیں

تو آیئے وارثِ قوم وملت کا پرجوش استقبال کرتے ہیں:

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
مشرب اولیاء	زندہ باد

عنادل عارض گل چومتے ہیں وجد میں آکر
چمن میں کون برساتا ہوا کیف شباب آیا

حضرت مائک پر

بعد میں ؎

سنا کرتے ہیں پہرو دل لگا کر میرے شیون کو
نوا سنجی سکھاتا ہوں نوا سنجان گلشن کو

بڑی خوش گوار فضا ہے یہ نورانی، عرفانی قرآنی اجلاس اپنے تقدس اپنی عظمتوں کا خود شاہد ہے اس اجتماع عظیم کا ہر فرد قابل مبارک باد ہے ہر فرد کی نظر ایک مقدس چہرے کی طرف اٹھ اٹھ کر خموشی سے یہ عرض کر رہی ہے ؎

جانے کہاں ہیں لالہ وگل کی لطافتیں
اڑسا گیا ہے رنگ بہاراں تیرے بغیر

تو آیئے میں ایک ایسی شخصیت کی بارگاہ میں دعوت سخن دینے جارہا ہوں کہ جو خاندان سادات کی وہ شگفتہ کلی ہے جو آنبی اور آل علی ہے جسکی بے مثال شاعری کی دھوم گھر گھر گلی گلی ہے جسکا دیوانہ بچہ بچہ ہے جسکا چرچہ کوچہ کوچہ ہے جسکی شاعری میں عقیدت و محبت کی خودسپردگی فکر و شعور کی امتیازی شان حُب رسول آو رآل رسول کی سرفرازیاں چھلکتی نظر آئیں گی جنکی بارگاہ میں فصاحت و بلاغت ہاتھ باندھے باادب کھڑی رہتی ہے الفاظ کی جماعت اپنی باری کے انتظار میں کھڑی ہوکر چہرے کی زیارت سے شرف یاب ہوتی رہتی ہے علمِ عروض جسکی تبحّرِ علمی پر ناز کرتا ہے رداف اور قوافی جس پر فخر کرتے ہیں عندلیبان چمن بھی جس کو سننے کے لیئے بے تاب گوش بر آواز ہیں جن سے میری مراد حضرت .... ہیں ان مصرعوں کے ساتھ۔

مجھ کو مدار پاک نے کیا کیا عطا کیا
عرفانِ وعشق شاہِ مدینہ عطا کیا

فیاضیاں تو دیکھئے میرے مدار کی
جس نے جو مانگا اس سے زیادہ عطا کیا

تو آیئے حضرت کا استقبال کرتے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر
نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

دم مدار بیڑا پار

مسلک امام اعظم زندہ باد

کون جانے کس طرف لے جا رہا ہے دل مجھے
بات تو جب ہے کہ خود آواز دے منزل مجھے

یا الٰہی اب وفا کی لاج تیرے ہاتھ ہے
لے چلا ہے سوئے مقتل جذبۂ کامل مجھے

اس طرح گم ہو گیا ہوں جستجوئے شوق میں
ڈھونڈھتی پھرتی ہے اب تو خود مری منزل مجھے

مستی حسن بھرے آنکھ کے پیمانے میں
جھومتا کوئی چلا آتا ہے میخانے میں

حضرت مائک پر

بعد میں ؎

باتوں میں سرد مہری آنکھوں میں مہربانی
کس نے سکھائے ہیں یہ آدابِ دلستانی

محتشم سامعین کرام! اس گلشن قادری کے رکھوالی چمن نقشبندی کے والی، گلزار چشتی کے مالی، مزرع سہروردی کے وارث عالی، کے دیدار کے لئے آنکھیں ترس رہی ہیں اور ساون بھادوں کی طرح برس رہی ہیں اور بیانگِ دہل کہہ رہی ہیں ؎

دل بہت بے قرار ہوتا ہے
جب ترا انتظار ہوتا ہے
اب تصور میں روز ہی اختؔر
مجھ کو دیدار یار ہوتا ہے

ہر چاہنے والے کی تمنا ہے کہ کسی طرح مرشد محترم حضور............قبلہ مدظلہ العالی کا دیدار ہو جائے اور بے چین دل کو قرار آئے روح کو تسکین حاصل ہو جگر کو ٹھنڈک نصیب ہو ایمان میں تازگی آئے نسبت میں نکھار آئے فیضانِ............کے دریا بہیں لطف و کرم کے چشمے ابلیں۔

جس دل میں کوئی عشق و محبت کا غم نہیں
اس دل میں کچھ وقار خدا کی قسم نہیں
آنکھوں میں اہل ہوش کی بے ہوش ہوں مگر
غافل میں تیری یاد سے تیری قسم نہیں
سینے میں دردِ ہجر ہے دل بھی ہے بے قرار
یہ پاسِ عشق ہے کہ مری آنکھ نم نہیں

تو آیئے! مترنم پرساز، دلگداز و دلنواز، نقرئی آواز میں منقبت حضور مرشد محترم سماعت کرتے ہیں کیونکہ۔

خموشی سے محبت اور بھی سنگین ہوتی ہے
تڑپ اے دل تڑپنے سے ذرا تسکین ہوتی ہے

تو میں چند اشعار پیش کرنے کی غرض سے دعوت سخن دے رہا ہوں مداح چمن شیری، بلبل باغ بصیری جناب حافظ وقاری............... صاحب کو کہ تشریف لا کر اپنی عقیدت کا اظہار فرمائیں ان اشعار کے ساتھ۔

تیرے سوائے اے جان الفت کلام بھاتا نہیں کسی کا
تجھے یقین آئے یا نہ آئے یا راز ہے میری خامشی کا

مدّاح بوستان ولایت مائک پر تشریف لا چکے ہیں نعرہائے تکبیر و رسالت سے استقبال کریں

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ
مسلک امام اعظم	زندہ باد

جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

قیامت سی اٹھتی نظر آرہی ہے
کوئی آج محشر خرام آرہا ہے

جھوم جھوم اٹھے شجر کلیوں نے آنکھیں کھول دیں
جانب گلشن کوئی مستِ خرام آ ہی گیا

بعد میں۔ تو وہ بہار تازہ دنیائے رنگ و بو کی
اک بار جس نے دیکھا تا حشر آرزو کی

سامعین حضرات ! اب بلا تاخیر وہ وقت آہی گیا جس کا بڑی شدّت سے انتظار تھا کانفرنس کے آخری مرحلے میں اس علمی ادبی قدّ اور شخصیت کو دعوت کلام دینے جا رہا ہوں جو صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی پاسبانی کر رہے ہیں آج ملک اور بیرون ملک جس کی تحریکوں کا ڈنکا بج رہا ہے جو وارثِ نبی جانشینِ مجدّد، رواں صدی نائب طاہر القاری ہے جنکی صدارتِ میں تحریک منہاج القرآن روز افزوں دیار ہند میں ترقی کے راستے پر گامزن ہے سنیت، حنفیت، خانقاہیت کی حفاظت کی ذمہّ داری کا احساس ناموس رسالت اور عظمتِ اولیاء کا پاس تھا کہ مہاراشٹر کے طویل سفر کی صعوبتیں تحریک منہاج القرآن کی مصروفیتیں بھی یہاں تشریف لانے سے انہیں روک نہ سکیں اور ہماری دعوت کو قبول فرما کر اپنی دریا دلی کا ثبوت پیش کیا ہے تو پھر گوش بر آواز ہو جائیں برّصغیر کا عظیم مفکر، عالم اسلام کا نایاب مدّبر، عظمت صوفیاء کا علمبردار، غوث وخواجہ و مدار کا جاں نثار، وسادات واہل بیت اطہار کا وفادار، سپہ ہان اہل سنت کا سپہ سالار، باغیان سلطنت مصطفویہ کے لئے تلوار، ملّت کا رفیق، علم کا بحر عمیق، حضرت علامہ مفتی............ کی بارگاہ میں درخواست کرتا ہوں کہ تشریف لا کر اپنے کلمات سے مستفیض فرمائیں۔

سارے گلشن میں لگی آگ بجھائیں کب تک
باغباں آہ تیری خیر منائیں کب تک

کس کا ہم نام لیں پالے ہیں درندے کس نے
بات گھر کی ہے مگر اس کو چھپائیں کب تک
رہبرو جس پہ ہر اک بار لٹے ہیں ہم لوگ
پھر اسی راہ پہ جائیں بھی تو جائیں کب تک
چھین لیں ساقیِ میخانہ سے بڑھ کر ساغر
ایسے ماحول میں ہم عمر گنوائیں کب تک

تو آیئے امیرِ کشور خطابت، کانِ فصاحت و بلاغت، شاہکار خطابت کی آمد آمد ہے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر
نعرۂ رسالت — یارسول اللہ
شہنشاہ خطابت — زندہ باد

ان رہبران قوم کی کیا پیری کریں
جو رہبری کے نام پہ سوداگری کریں

اسلئے آقا کی بارگاہ میں التجا ہے۔

پیاس سے ہے جاں بلب کچھ حوصلہ دو مصطفیٰ
انگلیوں سے فیض کے چشمے بہا دو مصطفیٰ
گل نہ کر پائیں جسے ظلم و جفا کی آندھیاں
اک چراغ ایسا مرے دل میں جلا دو مصطفیٰ

گمراہی کی ظلمتوں نے گھیر رکھا ہے مجھے
ان اندھیروں میں ذرا سا مسکرادو مصطفیٰ

حضرت مائک پر

بعد میں

ہم کو شکستہ پھول افسردہ تر ملے
لب پر ہنسی تو سینے میں داغ جگر ملے
روشن کہیں بہار کے امکاں ہوئے تو ہیں
گلشن میں چاک چند گریباں ہوئے تو ہیں

حضرات مقتدر! کلیوں کا تبسم، پھولوں کی ہنسی بھنوروں کی نغمگی، کوئل کی کوک، موسم بہار کی رعنائی، شبنم کی پاکیزگی، ستاروں کی چمک، کوہساروں کی وسعت، آبشاروں کی طہارت، گل کی مہک، بلبل کی چہک، موجوں کی طغیانی، نہروں کی اٹھکھیلیاں، رنگ بدلتی تتلیاں، رات کا بھیگاپن، سحر کے اجالوں کا باکپن جب اتنی صفات جمع ہوتی ہیں تو ایک ذات بنتی ہے جسکو دنیائے شعروسخن کاشف ادیبؔ کے نام سے جانتی ہے تو آیئے اس عظیم فنکار کی جادوئی پرکشش آواز میں عقیدت کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے دعوتِ جنبش لب دینے جارہا ہوں ان اشعار کے ساتھ۔

دیدار کی امید میں بے تاب ہے آنکھیں
بے نور ہیں بے رنگ ہیں بے آب ہیں آنکھیں
تاروں کی طرح رات کو بے خواب ہیں آنکھیں
پھر تشنۂ دیدِ گلِ مہتاب ہیں آنکھیں
ہر چیز کائنات کی لبریز پاس ہے
دل کیا اداس ہے کہ زمانہ اداس ہے

تو آیئے اس اداسی کو دور کرنے کے لئے عقیدت کا جام پلانے کے لئے
حضرت مائک پر۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر
نعرۂ رسالت یارسول اللہ
فیضان اہل بیت اطہار زندہ باد

؎ نہ جانے اہل محفل کیوں کلیجہ تھام لیتے ہیں
سرِ محفل جب ان کے ہاتھ سے ہم جام لیتے ہیں

بعد میں ؎

ہزار جام پلا پیر میکدہ لیکن
تمام عمر بجھے گی نہ تشنگی میری

قیامت تک رہے ساقی سلامت تیرا میخانہ
پلائی ہے کچھ ایسی کیف جسکا کم نہیں ہوتا

ساقی گئی بہار، رہی دل میں اک ہوس
تو منّتوں سے جام دے اور میں کہوں کہ بس

دوستان من! تقاریر، نعوت و مناقب سے دل جگمگا رہے ہیں اور ایمان والے اہل عشق و محبت اپنے آقا کی تعریف سن سن کر روحانی حیات کا سامان اور متاعِ غفران سے سرفراز ہو رہے تھے مزید اطمینان و سکون سے کانفرنس میں اسی طرح آپ سے پر جوش در ہوش شرکت کی امید رکھتا ہوں کہ ۔

اہل ایمان حیات باقی ہے
اور ابھی کافی رات باقی ہے
جم کے بیٹھو ذرا سنو دل سے
میرے آقا کی بات باقی ہے

برادران عزیز! اب وقت آگیا ہے اِس ہستی کو دعوت دینے کا کہ جو مبلغ سنیت قاطع بدعت ماحی ضلالت حامی حنفیت رونق بزم قادریت جنکا اسم گرامی جناب قاری علامہ مفتی ....صاحب قبلہ دامت برکاتہ القدسیہ ہے کہ کانفرنس کے صدارت کا حق ادا فرمائیں اور صدراتی خطبہ ارشاد فرمائیں ۔ان اشعار کا سہارا لیتا ہوں۔

کچھ یہ کہتے ہیں کہ بات ہماری اچھی
کچھ یہ کہتے ہیں کہ ہم علم و ہنر والے ہیں

لیکن اے دوست ہمیں کو یہ شرف حاصل ہے
ہم تو اللہ کے منظورِ نظر والے ہیں

تو حضرت کا استقبال کرتے ہیں

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر
نعرۂ رسالت — یارسول اللہ
فیضان مجدّدِ الف ثانی — زندہ باد

جانبِ حق رجو کرتا ہوں
مہرِ الفت طلوع کرتا ہوں
آپ مل کر پڑھیں درود وسلام
ذکرِ سرور شروع کرتا ہوں

حضرت مائک پر
بعد میں ۔

شمع کی مانند ہم اس بزم میں
چشمِ تر آئے تھے دامن تر چلے

☆☆☆

صلاۃ وسلام۔

پیارے نبی پر ہر صبح وشام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

میرے نبی ہیں عالی مقام
سارے ملائک ان کے غلام
جاری ہے جن کا جگ میں نظام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح وشام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کتنے فرشتے بہر سلام
آتے ہیں در پر ہر صبح وشام
یہ ہے نبی کا اونچا مقام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح وشام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

محشر کا دن ہے مشکل میں جان
سوکھا گلا ہے سوکھی زبان
ہم کو عطا ہو کوثر کا جام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح و شام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کیجیے سلامی آقا قبول
رحمت کا کیجیے سب پر نزول
کہتے ہیں مل کر سب خاص و عام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح و شام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کتنے قدیری تجھ سے غلام
پوری لگن سے با حترام
پڑھتے ہیں دل سے کرکے قیام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح و شام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

منتخب اشعار برائے نظامت

اس کی تعریف کیسے کریگا بشر
نور ہے جسکا ہر چیز میں جلوہ گر

ایسا آئینہ روئے نبی بن گیا
دیکھتا ہی رہا ہو جسے آئینہ گر

ہمیں سے طرزِ ستم پوچھ کر ہمیں پہ ستم
ہمیں نے وار سکھایا ہمیں پہ وار کیا

جس نے ظلمت میں دیا تھا نورِ ایمانی مجھے
یاد آتی ہے اسی جلوے کی تابانی مجھے

اس قدر مجھ کو نوازا انکی چشمِ ناز نے
خود ہی اپنی ذات پر ہوتی ہے حیرانی مجھے

دیوانگی عشق بڑی چیز ہے سیماب
یہ انکا کرم ہے جسے دیوانہ بنادے

پڑ گئی سازِ کائنات میں جان
وہ گل نغمہ وہ صدا ہیں آپ

میری گفتگو نمایاں ہے بغیر گفتگو بھی

میں سناؤں حالِ دل کیا کہ نظر ہی خود زباں ہے
نگاہ ودل سے تفسیرِ شرحِ آرزو ہوگی
زبان ودل سے التجا کرنے کا وقت آیا

فضا یہ نغموں سے بھر گئی ہے کہ موج دریا ٹھہر گئی ہے
سکوت نغمہ بنا ہوا وہ جیسے کچھ گنگنا رہے ہیں

راز الفت عیاں ہے کیا کہئے
ہر نظر خود زباں ہے کیا کہئے

ان کو شرح غم سنائی جائے گی
آگ پانی میں لگائی جائے گی

دیکھنا موسم گل جاگ اٹھا ہے کہ نہیں
مجھ کو کلیوں کے چٹکنے کی صدا آئی ہے

رات گزری ہے جستجو کرتے
چاند تاروں سے گفتگو کرتے

غنچے غنچے کو مات کرتے ہیں
جب وہ ہنس ہنس کے بات کرتے ہیں

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہوگئیں

Downloaded By Madaarimedia.Com

وہ شانِ خامشی کہ بہاریں ہیں منتظر
وہ رنگِ گفتگو کہ گلستاں کھلا دیا

پھر ذرا ماہ وکواکب کا تکلّم دیکھئے
کیجئے خاموش ہوکر گفتگو میری طرح

باتوں سے فراق انکی معطر ہے سماعت
ہر لفظ میں خوشبوئے دہن کھیل رہی ہے

لبِ گل رنگ کو ہوتی جنبش جب تصوّر میں
سماعت کی زمیں پر گل فشانی اب بھی ہوتی ہے

نغمۂ پر درد چھیڑا اسنے اس انداز سے
خود بخود مجھ پر نظر پڑنے لگی صیّاد کی

کچھ اس انداز سے چھیڑا تھا میں نے نغمۂ رنگیں
کہ فرطِ شوق سے جھومی ہے شاخِ آشیاں میری

کیا بات ہے اے یوسفِ ثانی تیری
ساغر کی کھنک ہے خوش بیانی تیری

خامشی کا تو نام ہوتا ہے
ورنہ یوں بھی کلام ہوتا ہے

کہیں ذکر رہتا ہے اقبالؔ تیرا
فسوں تھا کوئی تیری گفتار کیا تھی

عشّاق کو اتنا نہ ستا او بتِ کافر
فریاد نہ سن لے کہیں اللہ کسی کی

اب یہ عالم ہے کہ ہر ذرّہ ہے سرگرمِ سخن
کاش تو بھی لبِ رنگیں سے اشارا کردے

جہاں تم نے قدم رکھا بنائے گلستاں رکھ دی
کہ ہر اک نقش میں روحِ بہارِ جاوداں رکھ دی

گر رسولِ ہاشمی دیکھیں پریشانی مری
دور ہو جائے ابھی آشفتہ سامانی مری

دامنِ امّید پھیلا ہے کرم کی آس ہے
کاش آقا دیکھ لیں کوتاہ دامانی مری

زینتِ اعمال سے عُریاں ہوں پردہ ڈال دو
حشر میں رسوا نہ کردے مجھ کو عریانی مری

یہ کس کے آنے کی آہٹ ملی بیمارِ ہجراں کو
سمٹ کر آگئیں آنکھوں میں ساری حسرتیں دل کی

عزمِ سُوال کیا کہوں رعبِ جمال کیا کہوں
حسرتِ گفتگو تو ہے جرُأتِ گفتگو نہیں

مُطرب سے کہو آج اس انداز سے گائے
ہر دل کو لگے چوٹ سی ہر آنکھ بھر آئے

ہر ایک کی زباں پہ ہے چرچا رسول کا
بجتا ہے گوشے گوشے میں ڈنکا رسول کا
ہم کس زباں سے مدحِ رسولِ امم کریں
قرآن پڑھ رہا ہے قصیدہ رسول کا

انوار سے لبریز سماں دیکھ رہا ہوں
فیضانِ مدارِ دو جہاں دیکھ رہا ہوں

اس محفلِ اقدس میں نہ کیوں سر کے بل آؤں
سرکارِ مدینہ کو یہاں دیکھ رہا ہوں

دلِ غمزدہ سے زباں مانگ لونگا
زباں سے میں تابِ بیاں مانگ لونگا
کرونگا طلب مصطفیٰ کو خدا سے
محمد سے قطبِ جہاں مانگ لونگا

چنا ہے رب نے یہ بندے کا انتخاب نہیں
قسم خدا کی نبی کا کوئی جواب نہیں

نبی کے در پہ بھکاری سے چھیڑ اے زاہد
کسی گدا کا ستانا کوئی ثواب نہیں

دل کو طوافِ گنبدِ خضریٰ کرائیں گے
ہم خانۂ خدا کو مدینہ بنائیں گے

ہر لب پہ ہو گا تحفہ درود و سلام کا
نعتِ رسولِ پاک جو ہم گنگنائیں گے

ہنس ہنس کے جان دیتے ہیں دیوانۂ رسول
جب سے سنا ہے قبر میں سرکار آئیں گے

دوریٔ طیبہ کا غم اور یہ مناجات کی رات
یہ برستے ہوئے آنسوں ہیں کہ برسات کی رات

تیری خاطر غمِ طیبہ میں تڑپنے والے
ماہ و انجم سے سجالی گئی سوغات کی رات

گنبدِ خضریٰ کے جلوے ہیں تصوّر میں قمرؔ
نور ہی نور ہے اب میرے خیالات کی رات

غش نہ آجائے کہیں مانندِ موسیٰ دیکھئے
میری آنکھوں سے نہ اپنا آپ جلوہ دیکھئے

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

ہجرِ طیبہ میں جب کہا طیبہ
کھنچ کے آنکھوں میں آ گیا طیبہ

باغِ جنت نہ چاہیئے مجھ کو
راس آئی تری فضا طیبہ

ہائے کر کے میں رہ گیا محضر
جب چلا کوئی قافلہ طیبہ

یہ زمیں مدار کی ہے زمانہ مدار کا
سلطانِ دو جہان ہے نانا مدار کا

اپنے تو اپنے غیر بھی ان سے ہیں فیضیاب
وہ صاحبِ کرم ہے گھرانہ مدار کا

مرقد میں جب اٹھائیں فرشتے تجھے عتیق
ہو کاش تیرے لب پہ ترانہ مدار کا

یہ خوابِ معتبر ہے اور میں ہوں
مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں

مرا دل مرکزِ یادِ نبی ہے
اجالوں کا نگر ہے اور میں ہوں

کبھی امّید بر آئے گی میری
ابھی تو چشمِ تر ہے اور میں ہوں

جامِ عشق نبی جب چھلکنے لگا
شعلۂ تشنہ کامی بھڑکنے لگا

اے ضیاؔ تو نے چھیڑا جو ذکرِ نبی
ہر منافق کے دل میں کھٹکنے لگا

بیاں نشانِ رسالت مآب کر دونگا
حدیث پیش، تلاوت کتاب کر دونگا
سنا سنا کے فضائل رسولِ اکرم کے
دلِ عدو کو جلا کر کباب کر دونگا
مجھے نہ چھیڑو خبردار نجدیو ورنہ
قدیری ہوں میں تمہیں بے نقاب کر دونگا

مل گئی ہے مجھ کو کتنی اونچی قسمت واہ واہ
مشغلہ ہے صبح و شام انکی مدحت واہ واہ

تیری طالب ہوگئیں حورانِ جنت واہ واہ
بلبلِ باغِ مدینہ تیری قسمت واہ واہ

مت پوچھیئے دیوانوں سے کیا مانگ رہے ہیں
طیبہ کی فضاؤں میں قضا مانگ رہے ہیں

جنت کوئی جنت کی ہوا مانگ رہے ہیں
عشاق ترے در کی فضا مانگ رہے ہیں

مومنو! بزمِ عرفاں میں آؤ غوث اعظم کی محفل سجی ہے
اپنا بگڑا مقدر بناؤ غوث اعظم کی محفل سجی ہے
دل میں شمعِ عقیدت جلاؤ غوث اعظم کی محفل سجی ہے
غوث سے اپنی منہ مانگی پاؤ غوث اعظم کی محفل سجی ہے

مرا خوف سب پہ طاری مرا نام ہے مداری
میں ہوں ایک سب پہ بھاری مرا نام ہے مداری
ذرا دائیں بائیں ہو جا میں مدار کا ہوں شیدا
ہ آ سامنے او ناری مرا نام ہے مداری

تمام عمر یہی ایک کام کرتا رہوں
درود پڑھتا رہوں اور سلام کرتا رہوں
میں صبح کرتا رہوں اور شام کرتا رہوں
ہر ایک پیارے محمد کے نام کرتا رہوں

فانی جہاں میں ڈھونڈو ہو بیکار زندگی
انسان کو ہے سیرتِ سرکار زندگی

سینہ مدینہ بن گیا عشقِ حبیب کا
گفتار زندگی ہے تو کردار زندگی

کر لیتا چشمِ سر سے میں دیدارِ مصطفیٰ
ہے درمیاں کھڑی ہوئی دیوار زندگی

رقصِ مے تیز کرو ساز کی لو تیز کرو
سوئے میخانہ سفیرانِ حرم آتے ہیں

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

دور سے آئے تھے ساقی سن کے میخانے کو ہم
پر ترستے ہی رہے ہیں ایک پیمانے کو ہم

ہزار جام پلا پیرِ میکدہ لیکن
تمام عمر بجھے گی نہ تشنگی میری

دور پہ دور چلے جام کو رقصا کرلیں
دوستو آؤ علاجِ غمِ دوراں کرلیں

دلِ ساقی پہ کیا گزریگی پیمانوں کا کیا ہوگا
خدا جانے ہمارے بعد میخانوں کا کیا ہوگا

تو گیا اور ہم تیری صورت کو تکتے رہ گئے
غمزدے روتے تڑپتے سر پٹکتے رہ گئے

نبی نے طیبہ و بطحا کی ایسی نگہبانی
کہ چرواہے بھی ٹھکرانے لگے واں تاجِ سلطانی

ابھی تم دیکھ لینا پیار آجائے گا رحمت کو
ذرا میٹھی نظر سے دیکھ لیں محبوبِ ربّانی

مریضِ دردِ عصیاں ہوں دوائے دل کا طالب ہوں
ابھی پالوں شفا آ جائیں گر خاکِ شفا والے
اگر اندازہ کرنا ہے تجھے صبرِ محمد کا
وجیہ زار ہیں سچا نمونہ کربلا والے
جو ٹپکے آنکھوں سے خوفِ رب سے وہ آبِ رحمت سے کم نہیں ہیں
جو تیری الفت میں ٹپکے آنسوں خدا کے پیارے گہر وہی ہے

☆

خدا کی رحمت کا ابر گھر کر یہ سوچتا تھا کہاں میں برسوں
اسی طرف کو وہ چل دیا ہے نبی کی جس سمت پر نظر ہے
کیا کیا نہ ملا ہم کو دربارِ مدینہ سے
ہر روز نئی نعمت سرکار سے پاتے ہیں
ازراہِ کرم آقا آ جائیں گے محفل میں
اس واسطے محفل کو خدّام سجاتے ہیں

یہ محفلِ میلاد ہے انوار کی محفل
آجاؤ کہ ہے سیّدِ ابرار کی محفل
ہر سمت اجالا ہے یہاں نورِ نبی ہے
انوار کی برسات ہے انوار کی محفل

سینے میں اتر آئے گا نورانی خزانہ
ن جائے گی یہ آپ کے دیدار کی محفل

☆

تابِ نظّارہ کوئی لا نہ سکا
آپ محفل میں آج خوب گئے
رخِ روشن کو بے نقاب کیا
چاند نکلا ستارے ڈوب گئے

جمع ہوئے ہیں کچھ حسین گرد مرے مزار کے
پھول کہاں سے کھل پڑے دن تو نہ تھے بہار کے

اس جلوۂ تاباں سے نظر کانپ رہی ہے
ہر دیکھنے والے کی نظر کانپ رہی ہے

چمن کے پھول بھی تیرے ہی خوشہ چیں نکلے
کسی میں رنگ ہے تیرا کسی میں بو تیری

بوٹا سا قد، گلاب سا رخ غنچہ سا دہن
جس جا پہ وہ گئے اسے گلزار کر دیا

نہ سنا اس نے کچھ بیانِ فراق
رہ گئے یونہی کشتگانِ فراق

یہ بھی اک ستم تھا کہ خواب میں مجھے شکل اپنی دکھا گئے
کبھی نیند برسوں میں آئی تھی سو وہ اس طرح سے جگا گئے

تکلّم ہے ترا یا شعلۂ وادیِ ایمن ہے
تبسّم زیرِ لب ہے یا کلی کھلتی ہے جنت کی

فطرت نے اس طرح سے کچھ ان کو گدگدایا
رازِ چمن گلوں نے سب کہہ دیا ہنسی میں

مختار کی باتیں

آؤ بچّو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

جو بچّوں پر بے حد شفقت فرمائیں
اور یتیموں مسکینوں کو گھر لائیں
بوڑھوں اور مسکینوں کے کام آئیں
کتنی ارفع آپ کے ہیں کردار کی باتیں

آؤ بچّو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

آپ کا چہرہ قرآن کی شرح و تفسیر
آپ کی پیشانی پر ہے حق کی تنویر
آپ کی کالی زلفوں کے ہم سب ہیں اسیر
سب کو بتائیں آپ کے لب، رخسار کی باتیں

آؤ بچو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

میرے نبی نے چاند کے ٹکڑے فرمائے
ڈوبا سورج پل میں پلٹ کر آ جائے
پیڑ چلے اور پتھر تیر کے آ جائے
یہ ہیں حلیمہ دائی کے دلدار کی باتیں

آؤ بچو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

دین کے دشمن آپ پے پتّھر برسائیں
خون سے نوری جسمِ مقدّس نہلائیں
پھر بھی دعائیں لب پر انکے لیئے آئیں
یاد ہیں سب کو طائف کے بازار کی باتیں

آؤ بچّو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

صدّیق و فاروق وعثمان و حیدر
سلمان و عمّار و اُسامہ و بوذر
اعلیٰ ادنیٰ اور نہ کوئی اشرف احقر
کتنی اعلیٰ آپ کی ہیں دربار کی باتیں

آؤ بچّو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

زیرِ خنجر کس نے سجدہ فرمایا
نہرِ فرات پہ پانی لینے کون آیا
کس معصوم کے پیاسے حلق پے تیر آیا
یاد کرو زینب، عابد بیمار کی باتیں

آؤ بچّو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

غوث ومدارو خواجہ،مجدّد،قطب الدین
گل باباوداتا ،فریدونظام الدین
شاہِ جمال ودرگاہی وعلاؤالدین
ہیں آقا کی اولادِ اطہار کی بائیں

آؤ بچّو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

تجھ پہ عتیقِ قادری رب کی رحمت ہے
ہاتھ میں تیرے دامنِ مالکِ جنت ہے
تیرے پیر کی تجھ پہ خصوصی عنایت ہے
کرتارہ توامّت کے غمخوار کی باتیں

آؤ بچّو! سیکھیں ہم سرکار کی باتیں
دونوں جہاں کے مالک اور مختار کی باتیں

جشن ولادت آئے

جوش پر کیوں نہ ہر اک اہلِ سخاوت آئے
جب بھی آقا کا مرے جشنِ ولادت آئے

جسکو فاروق لقب دے دیا آقا نے مرے
کیوں نہ کرتی ہوئی نازاں پہ عدالت آئے

باوفا حضرتِ صدّیق سا جب یار ملے
ثانی اثنین کا تمغہ لئے آیت آئے

اس پہ رہتی ہے صدا لطف و کرم کی بارش
جس کی قسمت میں مدینے کی زیارت آئے

بخشوانے کے لئے حشر کے میداں میں عتیقؔ
دیکھ وہ سر پہ لئے تاجِ شفاعت آئے

Downloaded By Madaarimedia.Com

design by Athar Khan 9319008197

PUBLISHER
MAKTABA USMANIA QADEERIYA
MOHALLA SHER MHAMMED, PILIBHIT (U.P.)